احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 29 اکتوبر 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 29 اکتوبر 2001ء، 11 شعبان 1422 ہجری - 29 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 247

میرا شوق

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

شَوْقِی اِلٰی رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ

میرا شوق اپنے رب کی طرف ہے جو صاحب عزت و جلال ہے

(الشفاء - قاضی عیاض جلد اول ص 86)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں - یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں - اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے اور اگر رعیت کے لوگ اس سے بحث شروع کر دیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے تو وہ کونسی لیاقت اپنی ثابت کرے - پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے - وہ ایک دم میں تمام ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے - اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی - کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دے کر پھر دوسری دنیا کہاں سے لاتا - کیا نجات یافتہ لوگوں کو دنیا میں بھیجنے کے لئے پھر پکڑتا اور ظلم کی راہ سے اپنی معافی اور نجات دہی کو واپس لیتا تو اس صورت میں اس کی خدائی میں فرق آتا - اور دنیا کے بادشاہوں کی طرح داغدار بادشاہ ہوتا جو دنیا کے لئے قانون بناتے ہیں - بات بات پر بگڑتے ہیں اور اپنی خود غرضی کے وقتوں پر جب دیکھتے ہیں کہ ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو ظلم کو شیر مادر سمجھ لیتے ہیں - مثلاً قانون شاہی جائز رکھتا ہے کہ ایک جہاز کو بچانے کے لئے ایک کشتی کے سواروں کو تباہی میں ڈال دیا جائے اور ہلاک کیا جائے مگر خدا کو تو یہ اضطرار پیش نہیں آنا چاہئے - پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ یا تو کمزور راجوں کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا اور یا عادل بن کر خدائی کو ہی الوداع کہتا - بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے - پھر فرمایا السلام یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے - اس کے معنے بھی ظاہر ہیں کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا - لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو اس بدنمونہ کو دیکھ کر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے چھڑا دے گا -

(اسلامی اصول کی فلاسفی - روحانی خزائن جلد نمبر 10 ص 373)

خدمت خلق کا شاندار منصوبہ

احباب جماعت کے تعاون کی ضرورت

✿ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی یہ دلی خواہش اور تڑپ ہے کہ اسے خدمت خلق کا کوئی موقعہ ملے اور جب بھی ایسا موقعہ ملتا ہے جماعت احمدیہ کے افراد والہانہ انداز میں اپنی مالی قربانیاں لے کر حاضر ہو جاتے ہیں اور آج عالمی سطح پر جماعت احمدیہ خدمت خلق کرنے والی جماعت کے طور پر معروف ہے -

حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ "وہ قوم کے ایسے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپ کے بن جائیں"

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دور خلافت کی پہلی مالی تحریک بیوت الحمد کا اعلان فرمایا جس کا مقصد غرباء، یتیموں بیوگان وغیرہ کو مکانات کی فراہمی تھا آج یہ تحریک قابل رشک خدمت خلق کا شاندار نمونہ بن چکی ہے - 80 مکانات میں کنبے آباد ہو چکے ہیں - 500 سے زائد مستحقین کو ان کے مکانات کی کمی پوری کرنے کے لئے لاکھوں روپے کی جزوی امداد دی جا چکی ہے - اور یہ سلسلہ جاری ہے -

خدمت خلق کے اس شاندار سلسلہ کو جاری رکھنے اور مکانات کی تعداد میں اضافے کے لئے احباب جماعت کے تعاون کی ضرورت ہے - امید ہے کہ احباب کرام دلی ذوق و شوق اور غرباء کی محبت کے جذبے سے آگے بڑھیں گے اور حضرت خلیفہ رابع کی پہلی مالی تحریک کو مضبوط بنانے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے -

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

تقریب رخصتانہ

✿ محترمہ ندرت عائشہ صاحبہ دختر ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ محترم مقبول احمد صاحب مبشر ابن چوہدری مجید احمد صاحب 20 - اکتوبر 2001ء ایوان محمود میں منعقد ہوئی - اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کروائی - ان کا نکاح حضور ایدہ اللہ نے لندن میں پڑھا - 21 - اکتوبر 2001ء دعوت ولیمہ دارالرحمت غربی میں منعقد ہوئی - عزیزہ ندرت عائشہ

(باقی صفحہ 7 پر)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(2)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

اقرباء کو دعوت اسلام

جب یہ آیت نازل ہوئی فاصدع بماتؤمر
"یعنی اے رسول! جو حکم تجھے دیا گیا ہے وہ کھول کھول کر لوگوں کو سنا دے

اور اس کے قریب ہی یہ آیت اتری کہ:
فانذر عشیرتك الاقربین۔ "یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو ہوشیار و بیدار کر"

تو آنحضرت ﷺ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لے لے کر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: "اے قریش! اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے کو تیار ہے تو کیا تم میری بات کو مانو گے؟" بظاہر یہ ایک بالکل ناقابل قبول بات تھی مگر سب نے کہا۔ ہاں ہم ضرور مانیں گے کیونکہ ہم نے تمہیں ہمیشہ صادق القول پایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "تو پھر سنو! میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عذاب کا لشکر تمہارے قریب پہنچ چکا ہے۔ خدا پر ایمان لاؤ تا اس عذاب سے بچ جاؤ"۔ جب قریش نے یہ الفاظ سنے تو کھل کھلا کر ہنس پڑے اور آپؐ کے چچا ابولہب نے آپؐ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "تبالك الهذا جمعتنا محمدؐ تو ہلاک ہو اس غرض سے تو نے ہم کو جمع کیا تھا؟" پھر سب لوگ ہنسی مذاق کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ لھب)

احسان کا اثر

ایک غزوہ میں صحابہ کرامؓ پیاس سے بے تاب ہو کر پانی کی تلاش میں نکلے تو حسن اتفاق سے ایک عورت مل گئی جس کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا۔ صحابہ کرامؓ اس کو رسول اللہ کی خدمت میں لائے اور آپؐ کی اجازت سے پانی کو استعمال کیا مگر معجزانہ طور پر مشکیزہ کا پانی ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوا اور ساتھ ہی حضورؐ نے احساناً معاوضہ بھی عطا فرمایا۔

لیکن صحابہ پر اس عورت کے احسان کا یہ اثر تھا کہ بعد میں جب اس عورت کے گاؤں کے آس پاس حملہ کرتے تھے تو خاص اس کے گھرانے کو چھوڑ دیتے تھے۔ اس پر اس منت پذیری کا یہ اثر ہوا کہ اس نے اپنے تمام خاندان کو قبول اسلام پر آمادہ کیا اور وہ سب مسلمان ہو گئے۔

(بخاری کتاب الغسل باب الصعیدا لطیب وضوء المسلم)

جہاز سلامت رہے گا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔ 1917ء میں جب کہ جنگ عالمگیر اپنے پورے شباب پر تھی۔ حضور خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے حکم دیا کہ دعوت الی اللہ کے لئے انگلستان جاؤ۔

عورتوں نے حضور کی خدمت میں عرض کی حضور سمندری سفر خطرے سے خالی نہیں۔ لوگ گیہوں کیطرح پس رہے ہیں۔ اگر حضرت مفتی صاحب کو ابھی روک لیا جائے۔ تو بہتر ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ کہ گیہوں چکی میں پیسنے کے لئے ڈالے جاتے ہیں۔ مگران میں سے بھی کچھ ادھر رہ جاتے ہیں۔ جو نہیں پستے۔ تو یہ مفتی صاحب بچے ہوئے گیہوں ہیں، پسنے والے نہیں۔

جب ہمارا جہاز بحیرہ روم میں داخل ہوا۔ تو جہاز کے کپتان نے جہاز کے تمام مسافروں کو اوپر ڈیک پر بلایا۔ اور ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ سمندر جس میں ہم داخل ہوئے ہیں۔ جرمن کے سب جہازوں سے بھرا پڑا ہے۔ اور معلوم نہیں۔ کہ کب ہمارا جہاز ان کے نشانے سے ڈوب جائے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو جہاز کے ڈوبنے سے پہلے ایک سیٹی بجے گی۔ چنانچہ کپتان نے سیٹی بجا کر سنائی۔ پھر کہا کہ جب یہ سیٹی بجے تو یہ کشتیاں جو جہاز کے دونوں طرف لٹک رہی ہیں۔ آپ لوگوں کے لئے ہیں۔ پھر اس نے نام بنام کشتیوں کے نمبر بتائے اور سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ ایسے موقعہ پر اپنی اپنی کشتیوں میں بیٹھ جائیں۔ پھر یہ کشتیاں جہاں کہیں آپ لوگوں کو لے جائیں آپ کی قسمت۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

کپتان کے اس لیکچر کو سننے کے بعد میں اپنے کمرے میں آیا۔ اور اس خطرے سے بچنے کے لئے اللہ کریم سے گڑگڑا کر دعا کی اسی رات میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ میرے کمرے میں کھڑا ہوا ہے۔ اور مجھے انگریزی میں کہتا ہے۔

''صادق یقین کرو یہ جہاز سلامت پہنچے گا''۔

اس خوشخبری کو پا کر میں نے تمام مسافروں کو اور کپتان کو اطلاع دی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ ہمارا جہاز ساحل انگلستان پر سلامتی سے پہنچ گیا۔ کئی جہاز ہمارے سامنے آگے پیچھے دائیں بائیں ڈوبے اور ان جہازوں کی لکڑیاں پانی میں تیرتی ہوئی دیکھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمارا جہاز سلامت پہنچا دیا۔

(''صادق بیتی'' ص21)

کس کے حسن جانفزا سے جگمگائے شش جہات
کس کی آمد کی خوشی میں مسکرائی کائنات

کس سراپا نور نے بخشی ستاروں کو ضیاء
کس سراپا خلق نے بخشا ہمیں ذوقِ حیات

کس کے دم سے عظمتِ توحید پھر قائم ہوئی
کس کے آگے جھک گئے اس دہر کے لات و منات

کس نے بخشا حضرتِ انساں کو ذوقِ آگہی
کس کے دم سے جاگ اٹھی اقوامِ عالم کی برات

کس نے دی آ کر ہمیں صبحِ شفاعت کی خبر
ڈھل گئی ہے کس کے دم سے ہم گنہگاروں کی رات

ہر قدم تھا گویا دورِ کامرانی کا نقیب
کس کے آگے کھا گئی باطل کی ہر تدبیر مات

کس کے دامانِ محبت سے ملا ہم کو سکوں
کس کے نقشِ پا نے دکھلائی ہمیں راہِ نجات

کس کی آمد ہے کہ احسن! گنگناتی ہے فضا
السلام والصلوٰۃ والسلام والصلوٰت

احسن اسماعیل صدیقی

خدا تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے

دعا کے وقت خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ بہت موثر ہے

نظام صفات الٰہیہ - ذات باری تعالیٰ کا سچا تعارف

صفات الٰہیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کی دلکش تحریرات

مرتبہ: حافظ عبدالحیٔ صاحب

قسط دوم

انسانی سلوک کے لحاظ سے اظہار صفات میں تغیر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ دنیا میں تین قسم کے کام کیا کرتا ہے خدائی کی حیثیت سے دوسرے دوست کی حیثیت سے تیسرے دشمن کی حیثیت سے۔ جو کام عام مخلوقات سے ہوتے ہیں وہ محض خدائی حیثیت سے ہوتے ہیں اور جو کام محبین اور محبوبین سے ہوتے ہیں وہ نہ صرف خدائی حیثیت سے بلکہ دوستی کی حیثیت کا رنگ ان پر غالب ہوتا ہے اور صریح دنیا کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا اس شخص کی دوستانہ طور پر حمایت کر رہا ہے۔ اور جو کام دشمنوں کی حیثیت سے ہوتے ہیں ان کے ساتھ ایک موذی عذاب ہوتا ہے اور ایسے نشان ظاہر ہوتے ہیں جن سے صریح دکھائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس قوم یا اس شخص سے دشمنی کر رہا ہے۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 ص 517-518)

خدا کی خارق عادت قدرتیں اور تجلیات مختلفہ

باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تمام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

خدا تعالیٰ اپنے اولیاء کے لئے نئے چولوں میں ظاہر ہوتا ہے گویا وہ کوئی دوسرا خدا ہے جسے دنیا نہ جانتی ہے اور نہ پہچانتی ہے۔ پس وہ ان کے لئے ایسے ایسے کام سرانجام دیتا ہے جن کی نظیر ملنا ممکن نہیں۔ لیکن وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہو۔

(مواہب الرحمان روحانی خزائن جلد 19 ص 231)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات اپنے اپنے وقتوں میں اپنا کام کر رہی ہیں مثلاً ایک وقت دن کا ہے ایک رات کا۔ ایک نور کا۔ ایک ظلمات کا۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 150)

صفات الٰہیہ کو نہ جاننا بڑی بدبختی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ جب تشریف لائے تو اس وقت ان کی بعثت کی بڑی ضرورت تھی۔ لوگ نہ اسماء الٰہیہ کو جانتے تھے نہ صفات الٰہیہ کو۔ نہ افعال سے آگاہ تھے۔ نہ جزاء سزاء کے مسئلہ کو مانتے تھے انسان کی بدبختی اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ اپنے مالک اپنے خالق کے نہ اسماء کو جانے۔ نہ صفات کو۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 428)

ذات و صفات باری اپنا رنگ بدلتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

خدا اپنی صفات حسنہ اور کامل ہونے کے باوجود ایک حال پر تمہیں نہیں رکھتا اور اپنا ایک ہی جلوہ تم پر ظاہر نہیں فرماتا چلا جاتا اگر خدا بھی اپنے کامل حسن کے باوجود صرف ایک ہی جلوے کو جاری کر دیتا تو اس کی مخلوق بھی خدا تعالیٰ سے بے تعلق ہونے لگ جاتی ہر لحہ اس کے جلوے بدلتے ہیں نئی شان کے ساتھ وہ ظاہر ہوتا ہے اور خدا سے محبت کرنے والا اور پیار کرنے والا ایک لحہ بھی بور نہیں ہو سکتا۔ اس کائنات میں وہی رنگ ہے جو خدا کا رنگ ہے دن کے بعد رات آتی ہے رات کے بعد دن آتا ہے صبح شام میں تبدیل ہو رہی ہوتی ہے شام اندھیرے میں بدل رہی ہوتی ہے اور موسم ساتھ ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں پھل بدل رہے ہیں خواہشات کے نئے سانچے پیدا ہو رہے ہیں کہیں پانی کی لذت ہے کہیں روٹی کی لذت بڑھ رہی ہے کہیں میٹھے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے کہیں نمکین کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ تو کل یوم ھو فی شان کا ایک ایسا پیارا نظارہ ہمارے سامنے ہے کہ ساری کائنات پر وہ محیط ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 11۔ اکتوبر 1982ء)

بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بندوں کے رنگ کے ساتھ اللہ بھی ویسا ہی رنگ بدل لیا کرتا ہے۔ اتنا مہربان ہے اتنا رحمٰن اور رحیم ہے کہ جب بندے کی حالت خاص عجز کی ہوتی ہے تو وہ رحمت کے ساتھ اس کی طرف رجوع فرماتا ہے یعنی صرف یکطرفہ رستہ نہیں ہے کہ ہر دفعہ اللہ کا رنگ دیکھ کے ہی بندہ رنگ بدلے بلکہ وہ اتنا غلام نواز ہے اتنا رحم کرنے والا ہے کہ بعض دفعہ بندے کا رنگ دیکھ کر اپنا رنگ بدل لیتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود نے اس رنگ میں روشن فرمایا ہے کہ جس طرح بچہ روتا ہے تو ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آیا کرتا ہے اس طرح بندے کے کرب کو دیکھ کر اس کی طلب کو دیکھ کر، اس کی حالت کو دیکھ کر اللہ کا اس کے مقابل کا رنگ جو ہونا چاہئے اس سے ملتا جلتا، وہ رنگ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ماں سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

(الفضل ربوہ مورخہ 11۔ اکتوبر 1982ء)

صفات الٰہیہ دو قانونوں کے ماتحت کام کرتی ہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات دو قانونوں کے ماتحت چلتی ہیں وہ صفات جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتی ہیں ان کے باہمی تعاون کے لئے خدا تعالیٰ نے دو قانون قرآن شریف میں پیش کئے ہیں ایک قانون کا ذکر رحمتی وسعت کل شئی (اعراف ع 19 آیت 157) کی آیت میں آتا ہے یعنی میری رحمت ہر چیز پر غالب ہے (2) دوسری صفت قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ مالکم لا ترجون للہ وقارا (نوح آیت 14) تمہیں کیا ہو گیا کہ تم خدا تعالیٰ کے متعلق یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اپنے کاموں میں حکمت کو مد نظر رکھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں ایک نام حکیم بھی ہے جو اس مفہوم کے ساتھ ملتے جلتے مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔ ان دو صفات سے ظاہر ہے کہ ہر صفت جو خدا تعالیٰ کی ظاہر ہو گی وہ کسی غرض اور غایت کو پورا کرنے کے لئے ہو گی۔ بلاوجہ نہیں ہو گی۔ دوسرے یہ کہ جہاں بھی سزا اور رحم کے مطالبے ٹکرا جائیں گے رحم کے پہلو کو ہمیشہ ترجیح دی جائے گی اور سزا کے پہلو کو ہمیشہ اس کے ماتحت رکھا جائے گا۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 311)

قبولیتِ دعا ذات و صفات باری کی معرفت کا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے قبولیت دعا کو اپنے وجود کی دلیل

قرار دیا ہے اس نے قبولیت دعا کو اپنی ذات و صفات کی معرفت کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔

(الفضل 22۔ نومبر 1972)

انسان اپنے خدا سے دعا کرتا ہے اور وہ ایک ایسی ہستی ہے جس کی معرفت تو ہمیں حاصل ہوتی ہے لیکن بوجہ اس کے کہ وہ اپنے وجود اور اپنی کیفیت میں اتنا مختلف ہے کہ ہماری آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی اس لئے وہ اپنی صفات کی تجلیات سے خود کو شناخت کرواتا ہے' اور اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے یہ نشانات ہمیں بتلاتے ہیں کہ یہ حسن حسن ازلی کا ہے جس طرح پھول پس پردہ ہوتے ہوئے بھی خوشبو سے اپنی شناخت کروادیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات سے اپنے وجود کا پتہ دیتا ہے...... پس خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی دعا سنتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب انسان دعا کرتا ہے تو اس کا اسے جواب مل جاتا ہے ورنہ پھر تو ہماری دعا کا نتیجہ ایک بت کے سامنے دعا کرنے کے مترادف ہے نہ بت بولے نہ خدا بولے (نعوذباللہ) مگر قرآن کریم نے کہا کہ تم ان ہستیوں کی باتیں کرتے ہو جو تمہیں جواب تک نہیں دے سکتی ہیں اور جو تمہاری دعائیں نہیں سن سکتیں۔ اس میں بتایا گیا کہ یہ صرف خدا تعالیٰ ہے جو انسان کی دعاؤں کو سنتا ہے اور جواب دیتا ہے۔

(الفضل 2۔ نومبر 1974ء)

دعا کے وقت صفات الٰہیہ کا لحاظ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں' بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی' اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد و قوانین اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں.... یاد رکھو کہ یہ شیطانی وسوسہ اور دھوکا ہے جو اس پیرایہ میں دیا جاتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ اصل یہی ہے کہ وہ دعا قبولیت کے آداب اور اسباب سے محض خالی ہے۔ پھر آسمان کے دروازے اس کے لئے نہیں کھلتے۔ سنو! قرآن شریف نے کیا کہا ہے انما یتقبل اللّٰہ من المتقین۔

اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے جو لوگ متقی نہیں ہیں ان کی دعائیں قبولیت کے لباس سے ننگی ہیں ہاں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت ان لوگوں کی پرورش میں اپنا کام کر رہی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 278-277)

صفات اللہ اپنانے کا حکم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

(دینی) تعلیم دو حصوں میں منقسم ہے ایک کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ہے اور دوسرے کا تعلق اللہ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ہے۔ ہمیں یہ بھی حکم ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یہ دونوں باتیں جن کا ذکر میں نے پہلے دو فقروں میں کیا' اس چھوٹے سے فقرے میں بیان ہوئی ہیں اس میں ہمیں کہا گیا کہ بندہ بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت کا حصول ضروری ہے۔ عرفان باری کے بغیر انسان مقصد پیدائش کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکتا......... تخلقوا باخلاق اللہ میں صفات باری کی معرفت کے بعد پھر حسن سلوک انسان کے ساتھ آ جاتا ہے۔ رحمتی وسعت کل شئی (الاعراف 157) جس طرح خدا تعالیٰ کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے پیارے بندے جو ہیں ان کی رحمت نے بھی کائنات کی ہر شئی کا احاطہ کیا ہوتا ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ یکم نومبر 1982ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اللہ کا بھی ایک رنگ ہے اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہو سکتا ہے۔ (البقرہ 139) اس مختصر سی آیت میں تمام نصیحتوں کا نچوڑ بیان فرما دیا گیا۔ تمام دنیا کی کتابوں کی نصیحتیں اکٹھی کریں اور قرآن کریم میں بیان فرمودہ نصیحتوں کی تشریحات کرتے چلے جائیں اس آیت کے مرکزی نقطہ کے دائرہ سے وہ نصیحتیں باہر نہیں جا سکتیں فرمایا اللہ کی صفات کو اختیار کرو اور ویسا بننے کی کوشش کرو۔ نصیحت کا یہ وہ مرکزی نقطہ ہے جس سے آگے تمام نصیحتیں بھی پھوٹتی ہیں اور نصیحت کرنے والے اپنے اختیار بھی لیتے ہیں۔ پس جب یہ کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ کو اسوہ بنایا گیا ہے (۔) تو بات حضور اکرمؐ سے شروع نہیں کی گئی بلکہ بات یہاں سے شروع کی گئی کہ یہ وہ شخص ہے جس نے اللہ کے ہر رنگ کو بہترین طور پر اپنا لیا اور جس حد تک انسان کے لئے اپنی تشکیل اور تخلیق کے لحاظ سے ممکن ہے تمام صفات باری کو اپنے اوپر وارد کر لیا ہے اس لئے یہ اسوہ بنا ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 13۔ اپریل 1983ء)

انسان مظہر صفات باری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو اس راہ میں سب کچھ کھویا تھا تو کچھ پایا تھا تو کھویا تھا ورنہ خالی کھونے والا تو پاگل ہوا کرتا ہے۔ جو اس کے بدلے کچھ نہ لے وہ تو احمق ہوتا ہے بیوقوف ہوتا ہے اور حکمت کا سب سے بڑا شہزادہ جو دنیا میں ظاہر ہوا وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ پس آپؐ نے ادنیٰ کو قربان کیا اعلیٰ کی خاطر اور خود کیا ہو گئے۔ دیکھئے ایک طرف انسان بندروں میں منتقل ہو رہا ہے ادنیٰ جانوروں میں تبدیل ہو رہا ہے دوسری طرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس رستہ کو اختیار کر کے کیا بن گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۔) اے میرے بندے تو وہ ہو چکا ہے کہ جب تو نے تیر چلایا تو تو نے وہ تیر نہیں چلایا خدا نے تیر چلایا۔ تو نے اپنے وجود کو کامل طور پر اپنے رب میں کھو دیا تیری ہر حرکت اور ہر سکون خدا کی حرکت اور خدا کے سکون میں تبدیل ہو چکا ہے یہی وہ مضمون ہے جو نسبتاً صرف حضور اکرم کے متعلق نہیں دوسرے مومنین کے متعلق بھی اسی آیت سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مومنین نے بھی جو جنگ بدر کے موقعہ پر کارروائی فرمائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مومنین کی نہیں تھی وہ خدا کی تھی۔

(الفضل ربوہ 25۔ اکتوبر 1982ء)

آنحضرت ﷺ جو کامل اسوہ بنائے گئے وہ اسی طریق پہ کامل اسوہ ٹھہرے کہ اپنے رب کی تمام صفات کو اپنی ذات کے ہر پہلو میں اس طرح جذب کر لیا کہ گویا آپ خدا نما وجود بن گئے ایک ایسا خدا نما وجود جس کا تصور بھی پہلے انسان کے لئے ممکن نہیں تھا تب وہ بندوں پر مہربان ہوئے۔

(۔) چنانچہ جب بندے کو خدا کی صفات عطا ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ میں بندوں کی تقدیر دے دیا کرتا ہے۔ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کوئی نبی خدا کی صفت مالک یوم الدین کا اس طرح مظہر نہیں بنا ان معنوں میں کہ خدا نے اس کو مالکیت عطا فرمائی ہو جس طرح محمد مصطفیٰ ﷺ کیونکہ آپؐ کامل طور پر اس طرح خدا کے ہو گئے کہ خدا کی مخلوق پھر کامل طور پر آپؐ کے سپرد کر دی گئی اور ان معنوں میں آپؐ مالک یوم الدین بنائے گئے پھر اسی مضمون کو جب آگے چلا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن شفاعت کرنے والا وجود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اور اس لئے آپ کو شفاعت کے لائق ٹھہرایا گیا کہ اس دنیا میں آپ مالک بننے کے اہل قرار دیئے گئے تب اُس دنیا میں بھی آپ کو شفاعت کا حق دیا گیا۔ کیونکہ بغیر کسی استحقاق کے بخشش کا تصور مالکیت کے سوا ممکن نہیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 26 فروری 1983ء)

ذکر الٰہی پہ زور دیں

ذکر الٰہی پہ زور دیں اور اس کثرت سے ذکر کریں کہ خدا کی تقدیر یہ گواہی دینے لگے کہ آج اگر دنیا میں میرا ذکر کرنے والے بندے ہیں تو وہ یہی لوگ ہیں۔ خدا کی تقدیر ہمارے ساتھ شامل حال ہو جائے ہمارے دلوں میں حرکت کرنے لگے اور ہمارے دلوں کے ساتھ دھڑکنے لگے اور واقعۃً ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے ہاتھ بن جاتا ہے ان کے پاؤں بن جاتا ہے ان کی زبان بن جاتا ہے گویا وہ ان کے سارے اعضاء میں داخل ہو جاتا ہے۔

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 17۔ جنوری 1983ء)

انسان کا قرب الٰہی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ہمارے تجربہ میں آیا ہے کہ اہل اللہ قرب الٰہی میں ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں جبکہ ربانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متوازی کر لیتا ہے اور جس طرح آگ لوہے کو اپنے نیچے ایسا چھپا لیتی ہے کہ ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا اور ظلی طور پر وہ صفات الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اس وقت اس سے بدوں دعا و التماس ایسے افعال صادر ہوتے ہیں جو اپنے اندر الوہیت کے خواص رکھتے ہیں اور وہ ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو جس طرح کہتے ہیں۔ اسی طرح ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور زبان سے ایسے امور کے صدور کی بصراحت بحث ہے۔ جیسا کہ ما رمیت اذ رمیت (۔) اور ایسا ہی معجزہ شق القمر اور اسی طرح پر اکثر مریضوں اور سقیم الحال لوگوں کا اچھا کر دینا ثابت ہے۔ قرآن شریف میں جو ہمارے نبی کریم ﷺ کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ وما ینطق عن الھوٰی (۔) یہ اس شدید اور اعلیٰ ترین قرب ہی کی طرف اشارہ اور رسول اللہ ﷺ کے کمال تزکیہ نفس اور قرب الٰہی کی ایک دلیل ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 75)

وہ اپنی تمام صفات میں کامل ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے پاک الہام سے مجھے آگاہی بخشی کہ خدا وہ ذات ہے جو اپنی تمام صفات میں کامل ہے اور ازل سے ایک ہی رنگ اور ایک ہی طریق پر چلا آتا ہے نہ اس میں حدوث ہے نہ وہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے اور کوئی پیدا ہونے والا اور مرنے والا بجز عبودیت کے کوئی ایسا تعلق اس سے نہیں رکھتا جسے کہا جائے کہ وہ اس کی خدائی کا حصہ دار ہے۔

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد 6 ص 379)

دشتِ طلب میں جا بجا بادلوں کے ہیں دَل پڑے
کاش کسی کے دل سے تو چشمۂ فیض اُبل پڑے
بے آسراؤں کیلئے کوئی تو اشکبار ہو
ہائے مجھے غریب کی تشنہ لبوں کو کَل پڑے
(کلام طاہر)

ماخوذ

دولت مشترکہ

تاج برطانیہ کے زیر تسلط رہنے والے ممالک کی تنظیم

کامن ویلتھ نے برطانوی بادشاہت سے جنم لیا ہے کامن ویلتھ آف دی نیشن کی اصطلاح لارڈ روز بری نے 1884ء میں اپنائی تھی۔ اس تنظیم کے قیام میں برطانوی ڈومینین آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ اور کینیڈا نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

دولت مشترکہ 51 ممالک کی ایک تنظیم کا نام ہے جس میں دنیا کی چوتھائی آبادی شامل ہے۔ یہ وہ اکیاون ممالک ہیں جو ماضی میں برطانیہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے زیر تسلط رہے ہیں آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی ان میں سے بیشتر ممالک کا انحصار چونکہ برطانیہ پر تھا اس لئے وہ سب دولت مشترکہ کی تنظیم میں بندھ گئے۔ کامن ویلتھ کی بنیاد 1840ء میں اس وقت رکھی گئی تھی جب کینیڈا میں سیلف گورنمنٹ قائم ہوئی چونکہ آسٹریلیا' نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ جنگ عظیم اول سے پہلے ہی آزاد ممالک بن چکے تھے۔ 1926ء میں منعقدہ ''امپیریل کانفرنس'' میں اس تنظیم کے قیام کو عملی شکل دی گئی جب کہ برطانیہ اور اس کے مغلوب ممالک جنہیں اس دور میں برطانیہ کی ''ڈومینین'' کہا جاتا تھا اس میں شامل ہو گئیں اور انہیں ایک طے شدہ اصول کے تحت آزاد ممالک ممبران کے برابر سٹیٹس دیا گیا بعد میں اس صورتحال کو قانونی شکل 1931ء میں Status of Westminister کے تحت دی گئی۔ کامن ویلتھ کی جو جدید شکل ہمیں دکھائی دیتی ہے اسکی بنیاد 1947ء میں انڈیا اور پاکستان اور 1948ء میں سری لنکا (تب سیلون) کی شمولیت سے وجود میں آئی 1949ء میں تمام ممبر ممالک نے ''تاج برطانیہ'' کی ماتحتی کی شق کا خاتمہ کر دیا اور اب کامن ویلتھ کے تمام ممبران ممالک اپنی آزادانہ حیثیت میں کام کرتے ہیں۔

کامن ویلتھ کے 51 ممبر ممالک میں سے آئیرلینڈ، جنوبی افریقہ اور پاکستان نے وقتاً فوقتاً 1949ء 1961ء اور 1972ء میں اس سے علیحدگی اختیار کی جنوبی افریقہ اور پاکستان بعد میں ممبر بنتے رہے جب کہ آئرلینڈ نے دوبارہ ممبر شپ حاصل نہیں کی۔

1972ء میں ''فجی'' کی جمہوریت کے خاتمے کی وجہ سے ممبر شپ ختم کر دی گئی جب کہ پاکستان نے 1989ء میں دوبارہ کامن ویلتھ کی ممبر شپ حاصل کی اور جنوبی افریقہ 1994ء میں دوبارہ کامن ویلتھ کا ممبر بن گیا۔

''نورو'' اور ''ٹووالو'' کامن ویلتھ کے سپیشل ممبر ممالک شمار ہوتے ہیں انہیں تنظیم کی تمام سرگرمیوں میں حصہ لینے کی مکمل آزادی حاصل ہے البتہ جب ممبر ممالک کے سربراہان کا اجلاس ہو رہا ہو تو دونوں ''خصوصی ممبران'' اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔

51 ممبران ممالک کے علاوہ کامن ویلتھ کی انحصاری Dependance اور ایسوسی ایٹس ممبران کی تعداد 38 ہے جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

الف: آسٹریلیا کے ایسوسی ایٹس ممبران:

1۔ ایشمور اور کارٹیئس آئس لینڈ
2۔ آسٹریلین انٹارکٹک
3۔ کرسمس آئس لینڈ
4۔ کاکوس آئس لینڈ
5۔ کورل سی آئس لینڈ اور ملحقات
6۔ ہرڈ آئس لینڈ اور میکڈ ونلڈ آئس لینڈ
7۔ نارتھ آئس لینڈ

ب: نیوزی لینڈ کے ایسوسی ایٹس ممبران:

1۔ کک آئس لینڈ
2۔ نائی یو Niue
3۔ روز اور ملحقات
4۔ ٹوکی لاؤ

ج: برطانیہ کے ایسوسی ایٹس ممبران:

1۔ انگولا
2۔ برمودا
3۔ برٹش انٹارکٹیکا اور ملحقات
4۔ برٹش انڈین اوشن اور ملحقات
5۔ برٹش ورجن آئس لینڈ
6۔ سائمن آئس لینڈ
7۔ چینل آئس لینڈ
8۔ جبرالٹر
9۔ ہانگ کانگ
10۔ آئس آف مین
11۔ مونٹ میرٹ
12۔ پٹ سائرن آئس لینڈ
13۔ سینٹ ہیلینا
14۔ اسنسین
15۔ ٹرسٹن ڈاکونا
16۔ ساؤتھ جارجیا اور ساؤتھ سینڈ وچ لینڈ
17۔ ٹرکش اور سائیکوس آئس لینڈ

1994ء تک کامن ویلتھ کے 21 ممبران ممالک میں کسی نہ کسی شکل میں آمریت قائم تھی جب کہ 30 ممالک میں جمہوریت رائج تھی۔ تمام ممبر ممالک نے ملکہ الزبتھ II کو کامن ویلتھ کی سربراہ کی حیثیت سے قبول کر رکھا ہے۔ 30 ری پبلکن نے خود کو دو الگ الگ دفاتر میں تقسیم کر رکھا ہے پہلے گروپ میں بوٹسوانا، سائپرس، گیمبیا، گھانا، گی آنا، کینیا، کیری باقی، مالاوی، مالدیپ، نمیبیا، نائرے، نائجیریا، سلیز، سیرالیون، ساؤتھ افریقہ، سری لنکا، تنزانیہ، یوگنڈا، زمبیا اور زمبابوے شامل ہیں جب کہ دوسرے 10 کے گروپ میں بنگلہ دیش، ڈومینکا، انڈیا، مالٹا، ماریشس، پاکستان، سنگاپور، ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو، وینوٹو اور ویسٹرن سمووا شامل ہیں۔

آمریت کے زیر اثر ممالک میں سے 15 ممالک ایسے ہیں جو ملکہ ایلزبتھ دوم کو ''ہیڈ آف سٹیٹس'' تسلیم کرتے ہیں ان ممالک میں گورنر جنرل ملکہ کی نمائندگی کرتا ہے گویا کہ یہ اب ایک نمائشی اقدام بن کر رہ گیا ہے لیکن اس کی حیثیت بہر حال برقرار ہے۔ گورنر جنرل کا تقرر متعلقہ ملک کے وزیر اعظم کی مشاورت سے ملکہ برطانیہ کرتی ہے جو اپنی حیثیت میں بالکل آزاد اور خود مختار ہوتے ہیں۔ دولت مشترکہ کے ممبر ممالک کی دیگر ممبر ممالک میں نمائندگی ان کا ہائی کمشنر کرتا ہے جسے سفیر کی حیثیت حاصل ہوتی ہے جب کہ ہائی کمشن کو سفارتخانہ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ دولت مشترکہ کسی فیڈریشن کا نام نہیں ہے نہ ہی اس کے ممبر ممالک کو اقوام متحدہ کے ممبر ممالک کی طرح کسی پابندی یا بندش کا سامنا ہے دولت مشترکہ کا کوئی تحریری آئین یا ضابطہ بھی موجود نہیں لیکن اخلاقی طور پر تمام ممبر ممالک خود اس کو ضابطے کا پابند سمجھتے ہیں جو 1971ء میں سربراہان ممبر ممالک کے درمیان سنگاپور میں طے پایا تھا جب کہ وقتاً فوقتاً مثلاً 1977ء کی قرارداد، 1979ء کی ''لوکاسا'' کی جمہوریت کے حق میں آمریت کے خلاف قرارداد، 1981ء کی ملبورن قرارداد جو کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان طے پائی، 1983ء کی نئی دہلی کی اکنامک ایکشن قرار داد، 1983ء کا ہی ''گوا ڈیکلریشن'' بابت بین الاقوامی سیکورٹی، 1985ء کی ''ناساؤ قرارداد'' بابت ورلڈ آرڈر، 1985ء کامن ویلتھ معاہدہ جنوبی افریقہ، 1987ء کی وینکور قرارداد متعلقہ ورلڈ ٹریڈ، اوکناگن قرارداد، 1987ء کا جنوبی افریقہ کا پروگرام آف ایکشن، ماحولیات پر لنگ کاری قرارداد 1989ء ساؤتھ افریقہ پر کوالالمپور قرارداد 1989ء، 1991ء کا ہرارے کامن ویلتھ ڈیکلریشن، خواتین کے حقوق پر ''اوٹاوہ'' کی 1991ء کی قرارداد اور 1993ء میں یوراگوئے میں ممبر ممالک کی باہمی تجارت پر ہوئی قرارداد کی پابندی تمام ممبر ممالک پر فرض ہے۔ کامن ویلتھ کے ممبر ممالک کی ہر دو سال کے بعد ایک میٹنگ ہوتی ہے جس میں ایک دوسرے کے خیالات جاننے، مسائل سمجھنے اور ان مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے علاوہ ازیں ممبر ممالک کو درپیش مسائل کا جائزہ لینے کے بعد ایک دوسرے کے تعاون سے مسائل حل کرنے پر بھی زور دیا جاتا ہے اس کے علاوہ تعلیم، انسانی حقوق، تجارت، سائنس، ماحولیات، انڈسٹری وغیرہ کے حوالے سے کامن ویلتھ مختلف کانفرنسیں مختلف ممالک میں منعقد کرواتی رہتی ہے۔

1965ء میں کامن ویلتھ کے ہیڈ آف گورنمنٹس نے اپنا ایک مرکزی سیکرٹریٹ قائم کیا جو تمام ممبر ممالک کو متعلقہ خدمات مہیا کرتا ہے اس کی حیثیت ایک بین الاقوامی تنظیم کے مرکزی دفتر کی سی ہے جہاں ممبر ممالک کے درمیان مختلف قسم کے اجتماعات منعقد کروائے جاتے ہیں ایک دوسرے سے متعلقہ میدان میں تعاون بہتر بنایا جاتا ہے ممبر ممالک کے درمیان مختلف ترقیاتی پروگرام چلائے جاتے ہیں یہ تمام معاملات باہمی اتفاق رائے سے طے پاتے ہیں۔

مرکزی سیکرٹریٹ کا سربراہ سیکرٹری جنرل کہلاتا ہے جس کا انتخاب بذریعہ ووٹنگ ہوتا ہے سیکرٹری جنرل کے ماتحت تین ڈپٹی سیکرٹری ہوتے ہیں۔ ایک ڈپٹی سیکرٹری ممبر ممالک کے سیاسی معاملات، دوسرا معاشی اور معاشرتی معاملات، جبکہ تیسرا ترقیاتی اور باہمی تعاون کے معاملات کا انچارج ہوتا ہے۔ 1993ء میں ہرارے میں منعقد کانفرنس میں مرکزی سیکرٹریٹ کے معاملات کا از سر نو جائزہ لینے کے بعد جدید انداز میں تشکیل دیا گیا اور 17 کے بجائے 13 ڈویژن بنائے گئے جو مختلف معاملات کا جائزہ لے کر کانفرنسوں کا انعقاد، باہمی تعاون کے منصوبے ترقیاتی منصوبے ترتیب دیتے ہیں جن پر دولت مشترکہ کے فنڈز کے ذریعے عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

مرکزی دفتر کے ہر ڈویژن کا اپنا اپنا دائرہ کار ہے۔ پولیٹیکل افیئر ڈویژن ممبر ممالک کے سیاسی معاملات اور وہاں کی سیاسی صورتحال کا جائزہ لے کر باہمی مشاورت سے فیصلے کرتا ہے۔ اسی طرح Legal and Constitutional Affairs ڈویژن ممبر ممالک کے وزرائے قانون اور اٹارنی جنرلز کی باہمی مشاورت سے کمرشل کرائمز کا تدارک، باہمی معلومات کا تبادلہ خصوصاً قانونی امور پر کرنے کا اہتمام کرتا ہے اور بین الاقوامی قوانین کے حوالے سے ممبر ممالک کے درمیان پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا جائزہ لے کر سفارشات متعین کرتی ہے۔

اکنامک کوآپریشن ڈویژن ممبر ممالک کے معاشی معاملات کا جائزہ لے کر باہمی تعاون کے ترقیاتی منصوبے بناتا ہے مشاورت بہم پہنچاتا ہے اور ممبر ممالک کے درمیان اشتراک عمل قائم کرتا ہے۔

ہیومن ریسورس ڈویژن میں تعلیم، صحت عامہ، مینجمنٹ، تربیت اور سروسز بہم پہنچانے کے مختلف دفاتر قائم ہیں جو متعلقہ فیلڈز میں ممبر ممالک کو ہر ممکن مدد بہم پہنچاتے، کانفرنسوں کا انعقاد اور منصوبہ بندی کرتے ہیں۔

دولت مشترکہ کے ممبر ممالک

1۔ اینٹی گوا اور برمودا	2۔ آسٹریلیا
3۔ بہاماز	4۔ بنگلہ دیش

5۔بارباڈوس 6۔بی لائز
7۔بوٹسوانا 8۔برونائی
9۔کینیڈا 10۔سائپرس
11۔ڈومینکا 12۔گیمبیا
13۔گھانا 14۔گریناڈا
15۔گی آنا 16۔انڈیا
17۔جمیکا 18۔کینیا
19۔لیسوتھو 20۔ملاوی
21۔ملائشیا 22۔مالدیپ
23۔مالٹا 24۔موریشس
25۔نیمبیا 26۔نائرے
27۔نیوزی لینڈ 28۔نائیجیریا
29۔پاکستان 30۔پاپوانیوگنی
31۔سینٹ کرسٹوفر اور نیویز 32۔سینٹ لوسیا
33۔سینٹ ونسنٹ اور گریناڈینیز 34۔سیلیز
35۔زائرالیوس 36۔سولومن آئس لینڈ
37 ساؤتھ افریقہ 38۔سری لنکا
39۔سوئٹزرلینڈ 40۔تنزانیہ
41۔ٹونگو 42۔ٹرینی ڈاڈ اور ٹوبیگو
43۔ٹیوالو 44۔یوگنڈا
45۔یونائیٹڈ کنگڈم (برطانیہ) 46۔وانیو
47۔وینوآٹو 48۔ویسٹرین سیموا
49۔زمبیا 50۔زمبابوے
51۔کیمرون

سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈویژن 36 حکومتوں کے تعاون سے قائم ہوا ہے جو ممبر ممالک کو متعلقہ شعبوں میں ہر ممکن معاونت بہم پہنچاتا ہے اس شعبے کے تحت کامن ویلتھ کا Fund of Technical Co-operation (سی ایف ٹی سی) فنڈ قائم ہے یہ ڈویژن ممبر ممالک کو ہر ممکن تکنیکی تعاون فراہم کرتا ہے انہیں معاشی اور قانونی مشاورت بہم پہنچاتا ہے۔ برآمدات اور انڈسٹریل ترقیاتی ڈویژن میں ممبر ممالک کو متعلقہ خدمات بہم پہنچاتا اور مختلف منصوبے تیار کرنے میں ان کی معاونت کرتا ہے۔

کامن ویلتھ کے ان مختلف ڈویژنوں کے تحت درجنوں تنظیمیں بھی کام کرتی ہیں جو مختلف شعبہ جات میں ممبر ممالک کی رہنمائی، مشاورت، تعاون اور باہمی تعاون کے فرائض انجام دیتی ہیں۔

دولت مشترکہ کا پرنسپل اصول یہی ہے کہ وہ غیر جمہوری حکومتوں سے تعاون نہیں کرتے۔ پاکستان میں نواز حکومت کی رخصتی کے فوراً بعد جب جنرل مشرف نے زمام اقتدار سنبھالی تو کامن ویلتھ نے اس کے خلاف سخت ایکشن لیا اور پاکستان کو تنظیم سے خارج کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے اس پر اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کا عندیہ بھی دے دیا۔ یہ معمولی نوعیت کی دھمکی نہیں تھی کیونکہ ہماری بیشتر معیشت خصوصاً تجارت کا انحصار کامن ویلتھ کے ممبر ملکوں کے ساتھ ہی ہے۔ برطانیہ کا شمار ان پانچ اہم ممالک میں ہوتا ہے جو ہماری برآمدات خریدتے ہیں اور پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری کا دوسرا اہم ملک بھی برطانیہ ہی ہے جس نے 1999ء جولائی تک پاکستان میں 22 اعشاریہ 7 فیصد سرمایہ کاری کی ہوئی تھی۔

اگست 2000ء میں پاکستان کے دورے پر آئے کامن ویلتھ کے سیکرٹری جنرل ڈون میکعن نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے پاکستان کی ممبر شپ کو ہنوز معطل ہی بتایا ہے۔ جنرل مشرف کے 14 اگست کے حالیہ اقدامات کے بعد بھی تا اطلاع ثانی پاکستان کی دولت مشترکہ کی ممبر شپ بحال نہیں ہوئی۔ انہوں نے اپنے اس دورے کے دوران حکومت اور اپوزیشن کے لیڈروں سے ملاقاتیں کیں جس کے بعد اپنا عندیہ ظاہر کیا تھا۔ جمہوریت پر دولت مشترکہ ممالک کا رویہ ہمیشہ سے بڑا سخت رہا ہے جس کی نزدیکی مثال کینیا کے فوجی حکمران جنرل اباچا کی ہے۔ جس کی موت تک کامن ویلتھ نے کینیا کی ممبر شپ معطل رکھی تھی اور وہاں الیکشن کے بعد جمہوری حکومت قائم ہونے پر اسے بحال کیا تھا۔ ممبر ممالک کی تعمیر و ترقی میں کامن ویلتھ ڈویلپمنٹ کارپوریشن سی ڈی سی کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جس کی دنیا بھر میں سرمایہ کاری قریباً ایک اعشاریہ 8 بلین پاؤنڈز ہے۔

1994ء میں سی ڈی سی نے پاکستان میں سرمایہ کاری کے لئے 40 ملین پاؤنڈز کی منظوری دی تھی۔

1989ء سے اپنی معطلی تک پاکستان نے کامن ویلتھ کی ہر کانفرنس میں اہم کردار ادا کیا اور اسے دولت مشترکہ کے مختلف پراجیکٹس کی طرف سے خصوصاً تعلیم، زراعت، انڈسٹریل ترقی، بنکاری کے شعبوں میں خاص عملی معاونت بھی حاصل رہی ہے کامن ویلتھ سیکرٹریٹ اور اس کی مختلف ایجنسیوں میں کام کرنے والے پاکستانیوں کی تعداد اب سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔

(جنگ سنڈے میگزین 9 ستمبر 2001ء)

عراق

میسوپوٹامیا کی تہذیب کا گہوارہ عراق کی سلطنت 1921ء میں وجود میں آئی تھی۔ 1930ء تک یہ علاقہ برطانیہ کے زیر نگرانی رہا۔ 1985ء میں یہاں سے بادشاہت کا تختہ الٹ کر جمہوری نظام قائم کیا گیا۔ کویت سے سرحدی اختلاف کے سبب مارچ 1991ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے عراق سے جنگ کی اور ملک کی معیشت کو بھاری نقصان پہنچایا۔

جغرافیائی حیثیت عراق کے مشرق میں ایران، شمال میں ترکی، مغرب میں شام، اردن اور سعودی عرب، جنوب میں خلیج فارس، کویت اور سعودی عرب واقع ہیں۔ 4,34,924 مربع کلومیٹر پر پھیلے عراق کی آبادی 1985ء کے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً ایک کروڑ 35 لاکھ ہے۔

عراق کی آبادی کی تقسیم، زراعت اور معیشت پر ملک کے دو بڑے دریاؤں (دجلہ، فرات) اور ان کی معاون ندیوں کا بڑا اثر پڑا ہے۔

آب و ہوا جنوبی اور وسطی میدانوں میں گرمی کا موسم گرم خشک اور سردی کا موسم معتدل مرطوب رہتا ہے۔ موسم بہار اور موسم خزاں کی مدت مختصر ہوتی ہے۔ مئی اور جون کے مہینوں میں دن کا درجہ حرارت 47 ڈگری سنٹی گریڈ رہتا ہے اور رات میں درجہ حرارت گھٹ کر 25 ڈگری سنٹی گریڈ کے آس پاس رہ جاتا ہے جس کے سبب راتیں خوشگوار ہوتی ہیں۔

مذہب عراق کی 75 فیصد آبادی عربی نسل ہے۔ یہاں 55 فیصدی آبادی شیعہ اور 40 فیصدی سنی لوگوں کی ہے۔

قومی زبان عراق کی قومی زبان عربی ہے۔ دوسری زبانوں میں کردی، اسیریائی، آرمینیائی اہم ہیں۔ شرح خواندگی 70 فیصد ہے۔

کاشت اور فصلیں ملک کے شمالی علاقوں میں گیہوں، جو، جئی، چارہ، تمباکو، ترش پھل، انجیر زیتون کی کاشت کی جاتی ہے۔ جنوبی علاقوں میں جہاں بارش نسبتاً کم ہے اور سینچائی کا بندوبست ہے وہاں چاول، جو، دالیں، کھجور کے باغیچے کافی رقبے پر ہیں۔

دوسری فصلوں میں مکا، تلہن، سرسوں، تمباکو اور سبزیاں قابل ذکر ہیں۔ دنیا کی 80 فیصد کھجور عراق میں پیدا ہوتی ہے۔ کھجور کا پیڑ گرم، خشک، ریتلی اور کھاڑی دریائی مٹی میں بہتر طریقے سے پروان چڑھتا ہے اور زیادہ پیداوار دیتا ہے۔

معیشت عراق کی معیشت کا دارومدار پٹرولیم اور قدرتی گیس پر ہے۔ پٹرولیم کے ذخائر کرکک، رومیلہ اور دجلہ فرات دریاؤں کی وادیوں میں ہیں۔ کرکک کے جنوب مشرق میں کفری کے مقام پر کوئلہ، نمک اور جپسم نکالا جاتا ہے۔ ملک کے مغربی علاقوں میں فاسفیٹ اور گندھک کے ذخائر ہیں۔ کھجور کو ڈبوں میں بند کرنا، کھجور سے شراب تیار کرنا، کاغذ، سگریٹ، سگار، بجلی کا سامان، فرنیچر، چمڑے کا سامان، جوتے، کپڑے بنانا بھی عراق کی اہم صنعتیں ہیں۔ بغداد، بصرہ، موصل اور کرکک ملک کے بڑے صنعتی مراکز ہیں۔

راجدھانی عراق کا دارالخلافہ بغداد ایک قدیم شہر ہے جس کی آبادی 30 لاکھ ہے۔ دریائے دجلہ کے کنارے آباد یہ شہر عباسیوں کے دور میں خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں پہلی مرتبہ دارالخلافہ بنایا گیا تھا۔ جس میں علم کو فروغ دینے کے لئے دارالحکمہ بھی قائم کیا گیا تھا۔ خلیفہ المامون نے اس کو علم و ہنر کا مرکز بنا دیا تھا جس میں دنیا بھر کے ماہرین کو جمع کر کے علوم، فلسفہ، مذہب، لٹریچر، جغرافیہ، فلکیات کو فروغ ملا تھا۔ بغداد کی آبادی تقریباً تیس لاکھ ہے۔ بصرہ عراق کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے جس کی آبادی تقریباً چار لاکھ ہے۔ پٹرولیم، قدرتی گیس، کھجور، اونی و سوتی کپڑے، اون، کھالیں اور چمڑے کا سامان بصرہ بندرگاہ سے برآمد کیا جاتا ہے۔ موصل عراق کا تیسرا بڑا شہر ہے جس کی آبادی تقریباً تین لاکھ ہے۔ شمال میں واقع موصل شہر کردستان اسیریا اور جبل سنجار کے علاقوں کا اہم ترین تجارتی، ثقافتی، صنعتی اور انتظامی شہر ہے۔ دیگر شہروں میں کربلا، ہلال، نجف، اربل اور نصیریا قابل ذکر ہیں۔

قافلہ حیات کا سفر

اس زمین میں ماضی کے نہ جانے کتنے مزار پوشیدہ ہیں۔ قومیں جن کا ایک فرد بھی اب صفحہ ہستی پر موجود نہیں ہے۔ زبانیں جن کا کوئی بولنے والا اب زندہ نہیں ہے...... پررونق شہر، عظیم معابد اور عالی شان محل جن کے نشان بھی اب باقی نہیں لیکن ماضی کبھی نہیں مرتا۔ وہ خاک میں ملتے ملتے بھی اپنے فکر و فن اور علم و ہنر کا خزانہ حال کے حوالے کر جاتا ہے حال جو مستقبل کا پہلا قدم ہے، اجداد کے اس اثاثے کی چھان پھٹک کرتا ہے جو اشیاء مفید اور کارآمد ہوتی ہیں ان کو کام میں لاتا ہے۔ جو اقدار اور روایتیں صحت مند ہوتی ہیں ان کو قبول کر لیتا ہے۔ البتہ بیکار چیزوں کے انبار ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور فرسودہ اقدار و روایات کو رد کر دیا جاتا ہے اور جب زندگی کا کارواں اگلی منزل کی طرف کوچ کرتا ہے تو اس کے سامانوں میں نئے تجربات اور تخلیقات کے علاوہ بہت سی پرانی چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ قافلہ حیات کا یہ سفر ہزاروں سال سے یوں ہی جاری ہے۔

قومیں فنا ہو جاتی ہیں مگر نئی نسلوں کے طرز معاشرت پر صنعت و حرفت پر، سوچ کے انداز پر اور ادب و فن کے کردار پر ان کا اثر باقی رہتا ہے۔ زبانیں مردہ ہو جاتی ہیں لیکن ان کے الفاظ اور محاورے، علامات اور استعارات نئی زبانوں میں داخل ہو کر ان کا جزو بن جاتے ہیں۔ تہذیبیں مٹ جاتی ہیں لیکن ان کے نقش و نگار سے نئی تہذیب کے ایوان جگمگاتے رہتے ہیں۔

(سبط حسن کی کتاب "ماضی کے مزار" سے اقتباس)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم طفیل احمد باجوہ صاحب سابق معلم وقف جدید گزشتہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

احمد گروسری

اگر آپ تازہ معیاری اور مناسب نرخوں پر سبزیاں اور پھل خریدنا چاہتے ہیں تو پہلی فرصت میں احمد گروسری واقع المبشر مارکیٹ پر تشریف لائیں۔ اعلیٰ معیار اور مناسب قیمت پر سبزیاں آپ کی منتظر ہیں۔

اوقات صبح 8.00 بجے تا 7.00 بجے رات

رپورٹ دوروزہ سالانہ اجتماع

واقفین نو ضلع کوئٹہ بلوچستان

مورخہ 9 ستمبر اور 16 ستمبر 2001ء بروز اتوار واقفین نو بچوں کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا مورخہ 9 ستمبر 2001ء واقفین نو بچوں کے اور بچیوں کے الگ الگ دوڑ تین ٹانگ دوڑ۔ ثابت قدمی پنجہ آزمائی ہائی جمپ اور روک دوڑ کے ورزشی مقابلہ جات اور پکنک ایک احمدی دوست کے باغ واقع سریاب روڈ میں منائی گئی علاوہ ازیں رسہ کشی۔ میوزیکل چیئرز اور رومال اٹھانا کی اجتماع کھیلیں بھی کروائی گئیں۔ بچے بچیوں اور والدین خوب محظوظ ہوئے۔ مورخہ 16 ستمبر 2001ء کو 10 بجے صبح اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیز وجاہت علی نے کی۔ سید امتیاز احمد نے نظم پڑھی۔ محترم امیر صاحب ضلع کوئٹہ محمد احسان الحق خاں ایڈووکیٹ نے خطاب فرمایا بچوں اور بچیوں کو الگ الگ گروپوں میں تقسیم کر کے حسن قرات۔ نظم۔ تقریر۔ نصاب اور دینی معلومات کے علمی مقابلہ جات ہوئے بچوں نے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر عصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم وکیل صاحب وقف نو نے کی۔ آپ نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور سوالات کے جوابات دیئے۔ آپ نے مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے بچے بچیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی دعا کروائی۔ الحمدللہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا مربیان کرام نے خاص طور پر بھرپور تعارف فرمایا۔

حاضری اختتامی تقریب وعلمی مقابلہ جات۔ واقفین نو 57 والدین 51 دیگر افراد 50

علمی و ورزشی ریلی واقفین نو حلقہ

محمد آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص

مکرم ماسٹر وسیم احمد صاحب سیکرٹری وقف نو محمد آباد سٹیٹ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 30-9-2001 بروز اتوار حلقہ محمد آباد سٹیٹ کے واقفین نو بچوں کی ایک روزہ علمی ورزشی ریلی منعقد ہوئی۔ دس بجے صبح پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم پرویز احمد صاحب صدر جماعت محمد آباد اسٹیٹ مہمان خصوصی تھے۔ بعدازاں واقفین نو بچوں کے درمیان تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ تقاریر و عام معلومات کے علمی مقابلہ جات نیز بچوں اور بچیوں کے علیحدہ علیحدہ دوڑ۔ وغیرہ کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے مقابلہ جات میں اول دوم۔ سوم آنے والے میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مکرم یونس علی صاحب آصف مربی سلسلہ نے بچوں اور والدین کو قیمتی نصائح فرمائیں دعا کے ساتھ یہ ریلی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ

اس ریلی میں حلقہ کی بارہ جماعتوں کے 73 واقفین نو 6 والدہ 13 والد 30 دیگر افراد اور 3 معلمین کرام شامل ہوئے۔

حلقہ بھابڑہ ضلع سرگودھا

مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ تخت ہزارہ (حلقہ بھابڑہ) لکھتے ہیں واقفین نو بچوں کے درمیان دوران سہ ماہی (جون تا اگست 2001ء) نمازوں کی حاضری۔ تلاوت قرآن کریم۔ نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ ایک پورا دن بچوں کے نام منایا گیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی محترم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تھے۔ بچوں کا تعلیمی جائزہ لیا گیا۔ دریا پر پکنک منائی گئی۔ مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ جون 2001ء میں واقفین نو بچوں کو زیارت مرکز کروائی گئی جس میں 16 واقفین نو اور 23 دیگر بچوں اور احباب نے شرکت کی۔ واقفین نو بچوں کی روزانہ ناظرہ قرآن کریم۔ دینی معلومات نصاب یاد کرنے کی کلاسز ہوتی ہیں۔ بچوں کے لئے روزانہ کھیلنے کا انتظام بھی ہے۔

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 1

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی نواسی ہیں۔ دونوں تقاریب میں بزرگان سلسلہ نے کثرت سے شرکت فرمائی۔ احباب سے اس رشتہ کے مبارک اور باثمر ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

افغانستان پر بمباری۔ افغانستان پر امریکہ کی بمباری سے ریڈ کراس کے 2 اناج گودام تباہ اور 38 افغانی ہلاک ہو گئے ہیں۔ کابل پر تین فضائی حملے کئے گئے۔ ہرات پر کروز میزائل برسائے گئے۔ مزار شریف اور بامیان میں طالبان کے اگلے مورچوں پر مزید بمباری کی گئی۔ ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ فضائی حملوں نے آئندہ آپریشنز کے لئے راستہ صاف کر دیا ہے۔ دہشت گردوں کو روکنا ضروری ہو گیا ہے ورنہ ایٹمی و کیمیائی ہتھیاروں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ طالبان مزید حملوں کے لئے تیار ہو جائیں۔

کلسٹر بم استعمال نہ کئے جائیں۔ یورپی پارلیمنٹ کی صدر نے کہا ہے کہ افغانستان پر کلسٹر بموں کا استعمال بند کیا جائے۔ ان بموں سے لمبے عرصہ تک معصوم لوگوں کی زندگیوں کو خطرہ رہتا ہے اور سالوں تک سارا علاقہ متاثر رہتا ہے۔ یاد رہے ایک کلسٹر بم 200 سے 600 بموں کا کنستر بم ہوتا ہے جو بارودی سرنگوں سے زیادہ نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک چھوٹے بم سے سٹیل کے 300 ٹکڑے نہایت برق رفتاری سے بکھر کر تباہی پھیلاتے ہیں۔ جنیوا کنونشن 1949ء کی رو سے اس کے استعمال پر پابندی ہے مگر افغانوں پر اس کی بارش برسائی جا رہی ہے۔

بم دھماکہ سے 4 ہلاک اور 25 زخمی۔ بھارت کی ریاست آسام میں ایک مذہبی میلے کے دوران بم پھٹنے سے 4۔ افراد ہلاک اور 25 زخمی ہو گئے۔ گاؤں گوری پور میں درگاہ دیوی کی پوجا کے لئے بنائے گئے پنڈال کے نیچے بم فٹ کیا گیا تھا۔ جہاں ہزاروں لوگ جمع تھے۔

مغرب میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ۔ سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے کہا ہے کہ اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ فوراً بند کیا جائے۔ سعودی عرب اسلامی قانون پر مغرب سے کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ دہشت گردی کی بنیادی وجوہات ختم کئے بغیر دہشت گردی کو ہرگز ختم نہیں کیا جاسکتا۔ مغرب میں ایک منصوبے کے تحت اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے جس کا مقصد اسلامی اقدار کو نقصان پہنچانا ہے۔

مسئلہ کشمیر نہ چھیڑا جائے۔ جرمنی۔ جرمن وزارت خارجہ میں سیاسی امور کے ڈائریکٹر جنرل تھامس ناؤسیک نے جرمنی کے دورے پر آئے بھارتی صحافیوں کے ایک وفد سے ملاقات کرتے ہوئے کہا ہے کہ افغان بحران حل ہونے تک مسئلہ کشمیر کو نہ چھیڑا جائے ایک چنگاری پورے خطے کو لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ بھارت اور پاکستان مسئلہ کشمیر کو دوطرفہ طور پر حل کرنے کی کوشش کریں مگر افغان مسئلہ کے حل تک سرد خانے میں ڈال دیا جائے۔ دونوں ممالک چاہیں تو جرمنی مسئلہ کشمیر کے حل میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ بے گناہ افغانیوں کی ہلاکت صدر مشرف کے لئے مشکلات کھڑی کر دیں گی۔

سر عام کوڑے لگائے گئے۔ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں 65 نوجوانوں کو سر عام کوڑے مارے گئے۔ ان سب پر بازاروں اور سکولوں کے باہر لڑکیوں کو چھیڑنے کا الزام ہے ہر شخص کو پندرہ پندرہ کوڑے مارے گئے۔

میزائلوں سے حملہ۔ بھارتی فوج نے وادی لیپہ کی سول آبادی پر بھاری ہتھیاروں سے شیلنگ کر کے نظام زندگی مفلوج کر دیا ہے۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے ایک بنکر تباہ ہو گیا۔ نکیال میں بھارتی فائرنگ سے ایک خاتون شہید اور دوسری زخمی ہو گئی جوابی کارروائی سے متعدد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

کمانڈر عبدالحق کو سزائے موت۔ طالبان نے افغانستان میں داخل ہونے والے کمانڈر عبدالحق کو ان کے دو ساتھیوں سمیت گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ سابق افغان کمانڈر کئی روز پشاور میں مقیم رہے۔ اور بعض اہم شخصیات سے رابطوں کا دعویٰ کرتے رہے۔ چند روز قبل افغانستان میں داخل ہوئے تھے۔ طالبان نے انہیں گرفتار کر کے سر عام سزائے موت دینے کا اعلان کیا تھا۔ جمعہ کے روز ملا عمر ان کی منظوری سے انہیں گولی مار دی گئی۔

بھارت میں اسلامی اور حریت پسند تحریکیں غیر قانونی۔ بھارتی حکومت نے 14۔ اسلامی تنظیموں اور 28 حریت پسند تحریکوں کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ لشکر طیبہ۔ حرکۃ المجاہدین۔ جیش محمد، پاسبان اہلحدیث، سٹوڈنٹ اسلامک موومنٹ آف انڈیا، تحریک فرقان۔ حرکۃ الانصار۔ حرکت الجہاد والاسلامی، حزب المجاہدین، ببر سپال رجمنٹ، العمر مجاہدین اور جموں وکشمیر اسلامک فرمنٹ کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ غیر مسلم تنظیموں میں یونائیٹڈ لبریشن۔ فرنٹ آف اسامہ، نیشنل ڈیموکریٹک فرنٹ آف بوڈولینڈ، ہینر لبریشن آرمی، یو این این ایف، ببر خالصہ و دیگر تحریکیں شامل ہیں۔

فلسطینی علاقے خالی کر دیں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر فلسطینی اتھارٹی کے زیر کنٹرول علاقوں سے اپنی فوج واپس بلالے۔ جبکہ بیت لحم میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 3 فلسطینی شہید ہو گئے ہیں۔ امریکہ، روس، یورپی یونین اور اقوام متحدہ کے نمائندوں نے یاسر عرفات سے ملاقات کی ہے۔ اور مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ فائر بندی سمجھوتے پر عمل کیا جائے۔

فلپائن میں بس حادثہ سے 21 ہلاک۔ فلپائن کے جنوبی شہر بوٹان میں ایک بے قابو بس ایک گھر میں جا گھسی جہاں تعزیت کے لئے بہت سے لوگ جمع تھے۔ گھر میں موجود 20 افراد اور ایک مسافر ہلاک ہو گیا۔ چھ زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

نیپال کا ولی عہد۔ نیپال کے شاہ نے اپنے اکلوتے بیٹے پارس کو ولی عہد قرار دے دیا ہے۔ سرکاری ریڈیو کے مطابق 29 سالہ شہزادہ پارس کو دس روزہ ہندو تہوار دوگا پوجا کے نویں روز ولی عہد کا درجہ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ولی عہد شہزادہ شرابی۔ جھگڑالو اور اپنے غیر مہذب طرز عمل سے مشہور ہے۔ گزشتہ سال ایک مشہور گلوکار کو گاڑی کے نیچے دے کر ہلاک کر دیا تھا اور الزام دوسرے کے سر پر تھوپ دیا تھا۔

ملکی خبریں

ربوہ: 27 اکتوبر
سوموار 29 اکتوبر۔ غروب آفتاب: 5-24
منگل 30۔اکتوبر۔ طلوع فجر: 4-58
منگل 30۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب: 6-20

خالد مقبول پنجاب کے نئے گورنر۔ گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر کو ان کے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا۔ محمد صفدر کو اس عہدے پر دو سال کا عرصہ مکمل ہو گیا تھا۔ انہیں 25 اکتوبر 1999ء کو پنجاب کا گورنر بنایا گیا تھا۔ گورنر پنجاب کی صدر پاکستان سے ہونے والی ملاقات کے بعد ان کی تبدیلی اور سبکدوشی کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا۔ پنجاب کے نئے گورنر کے لئے نیب کے چیئر مین لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول کی تقرری کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق نئے گورنر کی تقرری کا نوٹیفکیشن اگلے ایک دو روز میں متوقع ہے۔

امریکہ رمضان میں فوجی کارروائی روک دے ورنہ......۔ پاکستان نے امریکہ سے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ وہ رمضان المبارک کا احترام کرتے ہوئے اس مقدس مہینے میں افغانستان کے خلاف فوجی کارروائی روک دے۔ بصورت دیگر تمام دنیا میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہو جائیں گے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا واضح موقف ہے کہ رمضان المبارک کے دوران افغانستان کے خلاف آپریشن نہیں ہونا چاہئے۔ اگر اس ماہ مقدس کے دوران فوجی آپریشن جاری رہا تو عالم اسلام میں تشویش بڑھ جائے گی۔ ہم امریکہ پر زور دیں گے کہ رمضان المبارک کا احترام کیا جائے۔

شاہراہ قراقرم ہر قسم کی ٹریفک کیلئے بند۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلح افراد نے بین الاقوامی شاہراہ قراقرم کو ہر قسم کی ٹریفک کے لئے مکمل طور پر بند کر دیا جس کے بعد وہ پہاڑوں پر چڑھ گئے جنہوں نے خبردار کیا ہے کہ شاہراہ کو کھولنے والوں پر فائرنگ کی جائے گی۔ جب کہ صوبائی حکومت کی ہدایت پر نیم فوجی دستے اور پولیس کی بھاری جمعیت شاہراہ قراقرم کو کھلوانے کے لئے روانہ کر دی گئی ہے۔ بٹگرام، تھاکوٹ اور بشام کے مختلف مقامات پر ہزاروں مسلح افراد نے شاہراہ قراقرم پر قریبی پہاڑوں سے بھاری پتھر لڑھکا کر اسے ہر قسم کی ٹریفک کے استعمال کے لئے ناممکن بنا دیا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شاہراہ قراقرم نہ صرف شمالی علاقہ جات (گلگت، بلتستان) اور پاکستان کے دیگر علاقوں کے درمیان واحد زمینی راستہ ہے بلکہ یہ پاکستان اور چین کے درمیان بھی واحد زمینی راستہ ہے۔ اس شاہراہ کے بند ہو جانے سے شمالی علاقہ جات میں خوراک کی شدید قلت پیدا ہو سکتی ہے۔

ملک بھر میں مظاہرے۔ افغانستان میں امریکی بمباری سے بے گناہ افغان شہریوں کی ہلاکت کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ ملک بھر میں مظاہرے کئے گئے۔ امریکہ مخالف اور طالبان کی حمایت میں نعرے لگائے گئے۔ قبائلی علاقوں اور آزاد کشمیر میں بھی مظاہرے ہوئے۔

غیر ملکی ذرائع ابلاغ کا پاکستان پر الزام۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ نے اسامہ بن لادن کے ایٹمی مواد حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ اس کے سائنسدانوں نے اسامہ کو یہ مواد دیا ہے۔ کراچی سے اے این این کے مطابق سی این این نے دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ بن لادن نے جوہری مواد حاصل کر لیا ہے۔ سی این این نے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں کام کرنے والے دو سائنسدانوں پر الزام عائد کیا ہے کہ مذکورہ سائنسدانوں نے اسامہ کو جوہری مواد فراہم کیا ہے۔ اعلیٰ سرکاری ذرائع نے اے این این کو بتایا کہ پاکستان کے کسی سائنسدان نے اسامہ کو جوہری اسلحہ فراہم نہیں کیا۔

ایٹمی مواد منتقل نہیں کیا۔ پاکستان نے واضح کیا ہے کہ اس نے اسامہ بن لادن کو ایٹمی مواد منتقل نہیں کیا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے معمول کی بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں غیر ملکی میڈیا کی رپورٹیں بالکل بے بنیاد ہیں اور یہ پاکستان کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان عالمی برادری کے ساتھ حساس نوعیت کی ٹیکنالوجی اور مواد کسی کو بھی منتقل نہ کرنے کے اپنے وعدوں پر قائم ہے اور ہمارے پاس اس ضمن میں گزشتہ پندرہ سال کا تمام ریکارڈ موجود ہے۔

لاہور میں بم دھماکہ۔ پنجاب کے صوبائی دارالحکومت کے بارونق علاقے داروغہ والا کے مین بازار میں برائٹ ماڈل سکول کے قریب حکیم نصیر احمد کے مطب میں بم دھماکہ سے ایک شخص ہلاک جب کہ چار شدید زخمی ہو گئے ہیں ابتدائی اطلاعات کے مطابق دھماکہ شام کو ہوا جس سے بازار میں بھگدڑ مچ گئی زخمیوں کو طبی امداد کیلئے میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ اور ابتدائی تحقیقات جاری ہیں۔

جاپان نے بھی پاکستان سے پابندیاں اٹھالیں۔ جاپان نے پاکستان کے خلاف 1998ء کے ایٹمی دھماکوں کے بعد عائد کی جانے والی پابندیاں ختم کر دی ہیں۔ جاپان کی وزارت خارجہ کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان عالمی دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد میں شامل ہے اور وہ اس سلسلے میں انتہائی مثبت کردار ادا کر رہا ہے۔ اس لئے اب ان پابندیوں کو برقرار رکھنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ جاپان نے پاکستان کے ذمہ واجب الادا ساڑھے 55 کروڑ ڈالر قرضوں کی ری شیڈیولنگ بھی کر دی ہے۔ اور 4 کروڑ ڈالر کی امداد بھی منظور کر رکھی ہے۔ اسی طرح جاپان نے بھارت کے خلاف عائد پابندیاں بھی اٹھالی ہیں۔

پاکستان کا کوئی ہوائی اڈہ افغانستان کے خلاف استعمال نہیں ہو گا۔ پاک فضائیہ کے سربراہ ائر چیف مارشل مصحف علی نے کہا کہ اگر دشمن نے پاکستان کے خلاف کوئی بھی مہم جوئی کی تو اسے اس کا سنگین خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی لائن اف کنٹرول عبور کر کے اگر تعاقب کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے تو اس کا یہ منصوبہ خاک میں ملا دیا جائے گا۔ پاک فضائیہ کے سربراہ ائر ہیڈ کوارٹرز میں پاک فضائیہ کے ایک کمان کے افسران سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فضائیہ ہائی الرٹ کی صورتحال میں ہے۔ اور وہ کسی بھی جانب سے خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے۔ فضائیہ کے سربراہ نے کہا کہ فضائیہ اپنے ایٹمی اثاثوں سمیت تمام دوسرے اثاثوں کا تحفظ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ فضائیہ کے سربراہ کو ائر ہیڈ کوارٹرز میں فضائیہ کی تیاری اور آپریشنل صلاحیت کے بارے میں متعلقہ کمانڈرز اور پرنسپل سٹاف افسروں کی طرف سے بریفنگ دی گئی۔ فضائیہ کے سربراہ نے کہا کہ پاکستان نے امریکہ سے دہشت گردی کے خلاف جو تعاون کیا ہے وہ انہی خطوط کے اندر ہے جن کی صدر جنرل مشرف نے وضاحت کر دی ہے۔ ملک کا کوئی بھی اڈہ افغانستان کے خلاف اپریشن میں استعمال نہیں ہو گا۔ اجلاس میں ملک بھر سے آئے ہوئے بیس کمانڈرز نے شرکت کی۔ اجلاس میں اگلے تین ماہ کو بہت اہم قرار دیا گیا اور ملک کو درپیش موجودہ حالات کے پیش نظر فضائیہ کمانڈرز کو پیشہ وارانہ اعتبار سے تیاری کی اعلیٰ ترین سطح پر رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

MCSE کلاس برائے خواتین
طلباء کی کامیاب کلاسز اور خواتین کی ڈیمانڈ پر
خواتین کے لئے خصوصی علیحدہ کلاسز کا اجراء
ایپکس
فون: 213684

موسم بدل رہا ہے
اس لئے نماز فجر کے بعد ایک خوراک شربت صدر کی پی لینے سے آپ نزلہ زکام کھانسی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سردیوں میں خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی نزلہ زکام کھانسی سے بچانے کے لئے روزانہ
شربت صدر استعمال کرائیں
چھوٹی شیشی۔/15 روپے بڑی۔/60 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
فون 212434-04524 فیکس 213966

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے۔
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش 214321

OCP (DBA/Developer) نئی کلاسز
مورخہ 3 نومبر 2001ء سے نیشنل کالج ربوہ میں Java اور MCSE کے بعد اوریکل (OCP) کے دونوں ٹریکس کے لئے کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے۔ نہایت کم فیس پر یقینی کامیابی کے خواہشمند طلباء و طالبات یکم نومبر 2001ء تک رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔
نیشنل کالج 23۔ شکور پارک ربوہ فون نمبر: 212034

SONY Dawlance
Panasonic LG
PHILIPS
SAMSUNG
Ph: 7125089
7226508
7355422
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
ڈیلر:۔ ٹیلی ویژن۔ ریفریجریٹر
21۔ ہال روڈ لاہور فیکس۔ 7235175

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔ 61